

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جسٹریٹ ٹریڈ مارک

بجلی

روزنامہ

پیم شدہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت

جلد ۱۸	صفحہ نمبر ۱۸	۱۸	۱۸
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحبت کے متعلق تازہ اطلاع

برادری ۱۶ جنوری بوقت دو بجے صبح

رات نیند تو آگئی مگر کل شام سے اسپہال کی شکایت

ہے۔

احباب جماعت خاص تجل و احترام سے دعا میں کہتے ہیں کہ مولے کریم اپنے فضل سے حضور کو صحبت کا ملکہ عاجل عطا فرمائے۔

اشھین اللہم آمین
حضرت سید زین العابدین علیہ السلام کی صحبت کیلئے دعا کی تحریرات

برادری ۱۶ جنوری حضرت سید زین العابدین علیہ السلام کی صحبت کی نسبت تو میرے اقا سے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ روز قبل شیخ کے دور سے بڑے کی وجہ سے آپ کی طبیعت بہت زیادہ ناما ساز ہو گئی تھی اور تقریباً بے ہوشی کی حالت تھی اس کے بعد دوروں میں آقا پر بھی لیکن کمزوری بڑھتی رہی احباب جماعت آپ کی کامل دعا کی تقاضا کی کہنے التزام سے دعا میں کہتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر نماز میں ذوق باقی نہ رہے تو انسان کو چاہیے کہ بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ کرے

اس کا علاج ہے توبہ، استغفار، تضرع اور نماز کی اور زیادہ کثرت

"یا و رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذت کلبے جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ لذت کلبہ ہو جاتا ہے اور پھر لذت نہیں رہتی۔ مثلاً جب ناخن گالی دے دیتا ہے یا ادنیٰ ایسی بات پر یہ مزاج ہو کر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوق نماز جاتا رہتا ہے۔ اخلاقی قوسے کو لذت میں بہت بڑا دخل ہے۔ جب انسانی قوسے میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذت میں بھی فرق آجائے گا۔ گاپس جب کبھی ایسی حالت ہو کہ اس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہے تو چاہیے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ بڑی استقامت کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ، استغفار، تضرع۔ بے فتنی سے ترک نماز نہ کرے۔ بلکہ نماز کی اور کثرت کرے"

دالحدکو ۱۱ مئی ۱۹۰۸ء

قدیم رفھکان

ارحزرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن امیر پاکستان برادری

رفھکان کا مبارک جہیز اپنی برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ یہ وہ مقولہ جہیز ہے جس میں قرآن مجید، عیسیٰ کمال اور دائمی شریعت کی کتاب نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سب مخلص بھائیوں اور بہنوں کو اس مبارک جہیز کا برکات سے استفادہ کی توفیق بخشے اور انہیں دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔

رفھکان کی حقیقی اور مخصوص عبادت تو روزہ ہی ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ وہ عبادت ہے جس کی جزا خود خدا تعالیٰ ہے۔ پس جن بھائیوں نے روزہ میں جاری یا سفر کی مندرجہ نہ ہو ان کو ضرور روزہ رکھ کر اس کی خاص برکات سے مستفید ہونا چاہیے۔ مگر یہ امر بروقت ملاحظہ رہے کہ روزہ صرف کھانے پینے سے احتیاب کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقی روزہ دل میں نیکی ضبط نفس، تقویٰ، اخلاص اور انابت الی اللہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو ایسی تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق دے اور اپنے قرب سے نوازے۔

یہ جہیز خصوصیت سے دعا میں کہتے رہے۔ پس احباب ان ایام میں عموماً اور اس سفری

عشرہ میں خصوصاً سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بفرہ المیزان کی کامل اور فاسیل شفا یابی کے لئے۔ قائدان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اذواد کے لئے مسلمانوں اور کافران سلسلہ کے لئے۔ اپنے لئے۔ اپنی اولاد اور عزیزوں کا قرب کے لئے کثرت سے دعا میں کہتے رہیں۔ ان کے علاوہ رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بھی کہ آپ ان چیزوں میں قرآن مجید کی تلاوت اور صدقہ خیرات کثرت سے فرمایا کرتے تھے پس دوستوں کو عہدہ و خیرات کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کی طرف بھی قائل تھے اور وہی چاہیے اور قرآن کریم کو پڑھنے وقت رحمت کی آیات پر اس کی رحمت پائی جائے اور نقاب کی آیات پر اس کی مغفرت پائی جائے۔

قدیم رفھکان کے تقاضے یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ قدیم کی رعایت صرف ان صدیوں کے لئے ہے جو بوجہ بیماری یا ضعف پیری روزانہ طاقت رکھیں اور ان کے دوسرے عزم میں اس کی تلقین پوری نہ کر سکیں۔ ورنہ اصل چیز روزہ ہی ہے۔

پس جو احباب بوجہ حقیقی مندرجہ کے روزہ نہ رکھ سکیں۔ انہیں اپنے کھانے کی حیثیت کے مطابق کھانے کی صورت میں یا اس حساب سے تقریب کی صورت میں قدیم اوکرا چاہیے۔ یہ قدیم خواہ مقامی طور پر ذمے دیا جائے یا دفتر خدمت درویشوں کے ذریعہ غرا میں تقسیم کروا دیا جائے۔ مگر ایسی وقوم جلد بھو ادینی چاہیں تاکہ نماز کو بروقت بھی جا سکیں اور وہ سہولت کے ساتھ روزہ رکھ سکیں۔

روزنامہ الفضل ریدہ

مورخہ ۱۸ جنوری ۶۶ء

اسلام قوتِ جاگمگس طرح بن سکتا ہے؟

مسٹر سہری نے سو ڈی صاحب کے متعلق ایک طویل مضمون لکھنے وقت میں شائع کیا ہے جس میں مولانا کی بعض کتب کے حوالے سے کہہ رہے ہیں کہ

”مولانا کو دو ہی افکار و مسلک کے تجزیے سے جو چیز اظہار میں آتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان کے سیاسی عقائد میں ثبات ہے نہ ان کے طبع نگاہ کو صفائی اور جلال سے اور نہ ان کو عملی سیاست کا سوچ بوجھ ہے وہ طرح طرح کے من مانی نظریات گھومتے ہیں جو حقیقت کی چٹان پر پاش پاش ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ بار بار عرض کرنا ہوتا کہ وطن عزیز مولانا کو دو ہی سیاسی قیادت سے ہوا رہا نہیں ہو سکتا بلکہ جاہلانیہ سے ہو سکے گا۔“ (لکھنے وقت پتہ ۵۷)

مضمون کے شروع میں مسٹر سہری نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ

کے نمائندوں کے ہاتھوں برہنہ کر لایا ہے یا کسی واحد مولانا موڈو کی مہفتی مشقاً مولانا موڈو کی فتنہ دہی اور احکام کی بنا پر فتنہ کیا جائے اس سوال پر مستند اختلاف رائے کی گنجائش ہے۔“

دلیلاً

اس پر حضرت روزہ شہباز نے اپنی حالیہ اشاعت میں زیر عنوان ”غم و درداں“ ایک خاصی طویل اور محضول بحث فرمائی ہے۔ بحث میں آپ نے اسلام کی تعبیروں میں اختلافات کو بیان کر کے بہ درستی کہا ہے کہ

”کسی مسئلہ پر ماہرین کا اختلاف کوئی اچھی بات نہیں یہ ہر روز کا واقعہ ہے کہ مفسرین کے صحیح قانونی مسائل پر ایک دوسرے سے اختلاف رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ چھوٹی عدالتوں کے جیسے بڑی عدالتوں میں جا کر متروک ہو جاتے ہیں ہائی کورٹ کی فیصلے کے معزز راہین ایک ہی مسئلے کے متعلق آراء کا اظہار کرتے ہیں اور سپریم کورٹ اس سچے کی رائے سے اختلاف کا اظہار کرتا ہے۔ قانون کی تفسیر اور تعبیر کے میدان میں یہ کوئی نئی بات نہیں لیکن کیا ماہرین قانون کے اختلافات کی بنا پر ہم نے بھی یہ سوچا ہے کہ قانون ہی سرے سے ناقابل عمل اور غیر حقیقی ہے؟ ہمارے خیال میں اس قسم کی بات سوچنے یا کہنے والے کو کم از کم پاگل تو ضرور سمجھنا چاہئے گا۔“ (ایضاً)

اس کے بعد آپ نے یہ بھی ٹھیک ٹھیک کہا ہے کہ ”لیکن یہی اختلافات ہی سبب نظام اسلام کی تفسیر و تعبیر میں دکھائی دیتے ہیں تو اس کی مذمت کرنے والوں اور اس کی بنا پر نظام اسلام کو غیر حقیقی اور ناقابل عمل بناتے والوں کو نہ صرف یہ کہ پاگل نہیں کہا جائے بلکہ انہیں بغاوت کی کسی پریشانی دیا جاتا ہے۔ ہمارا مسئلہ یہ نہیں ہے کہ مولانا موڈو کی کیا کہتے ہیں اور علامہ اقبال نے کیا فرمایا ہمارا اصل مسئلہ یہ ہے کہ مسودہ اعظم کا ایمان یہ ہے کہ اس ملک میں نظام

اسلام کا قیام لازماً اور لا بدی ہے اس ایمان کا عملی طور پر پرکھنا حشر کو رہے ہیں اور اس قسم کے غیر منطقی اور غیر حقیقی بہانوں سے اس لا بدی اور لازمی ہوتی کے وقت کو ٹالنا ہے۔ آئیے ہم کھل کر اس بات پر غور کریں کہ ماہرین اسلام کے باہمی اختلافات کو نظام اسلام کے غیر حقیقی ہونے کا ثبوت کیوں سمجھا جاتا ہے اور ملک کے متبادل خیالات کے ماہرین کے باہمی اختلافات کو محض اختلاف رائے اور اچھی عادت کیوں سمجھا جاتا ہے۔ ہمارا سمجھ میں اس کی صرف ایک وجہ آتی ہے متبادل خیالات کی پشت پر حکومت ہے اور قانونی مسئلہ پر مفسرین کے فیصلے ایک فریق کے لئے کئے جاتے ہیں متنازعہ نہیں ہوں لیکن ملک کی قوتِ حاکمہ اسے اسے قبول کرنے پر مجبور کرتا ہے اسلام محض گفتگو کا موضوع ہے۔ جب تک ہم دوسرے موضوعات سے لڑ رہے ہوتے ہیں تو اسلام کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اسے قوتِ حاکمہ کا اختیار اور اقتدار حاصل نہیں اس لئے اس کے ماہرین کے اختلافات قابل مذمت ہیں اور ان اختلافات کی بنا پر اس نظام کو غیر حقیقی اور ناقابل عمل کہنے میں ہم متن بجانب ہیں۔“

دلیلاً

سوال اب یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان میں اب تک اسلام قوتِ حاکمہ کیوں نہیں بن سکا اس کا جواب خود ”شہباز“ کے اسی مستند وجہ بالا حوالے سے نکلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خاص طور پر اس کے راستہ میں سوڈو صاحب اور ان کی جماعت جاہل رہی ہے اور جیہ تک اس قسم کی سرگرمیاں پاکستان میں جاری رہیں گی پاکستان میں اسلامی نظام کبھی بروئے کار نہیں آسکے گا۔

سوڈو صاحب نے اپنی تعریف میں جو اسلام کی تفسیر پیش کی ہے اور اس کے مطابق اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے جو طریقے اختیار رکھا ہے وہ دو تین جملہ لادینی ہیں۔ نہ اسلام کا وہ تفسیر صحیح ہے جو سوڈو صاحب نے پیش کی ہے اور نہ اسلام کبھی اس طریقے سے بروئے کار آسکتا ہے اور قوتِ حاکمہ بن سکتا ہے جس طرح سوڈو صاحب نے اس کو بروئے کار لانا چاہتے ہیں۔ اسلام کے طریقے کار میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اسلام کے نام پر کوئی سیاسی پارٹی یا جماعت نہیں بنی چاہئے۔ اگرچہ اسلام سیاست کے متعلق بھی بہترین اصول دیتا ہے اس طرح جس طرح وہ انسانی زندگی کے دوسرے شعبوں کے متعلق دیتا ہے مگر اس کے باوجود

اسلام ایک سماجی روحانی تحریک ہے اور وہ روحانی اور فطری کے طریقوں سے ہی برکت مند آتا ہے جب تک اس کو سیاست کا کھلو نہیں دیا کیونکہ اس کی حقیقت مسلمانوں میں خون تڑا ہے کی حد تک اختلافات اور نزاعا ت پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور اسلام ٹھٹھکا جاتا رہا ہے۔ یہ حقیقت مسلمانوں کی متذرع سے ہے کہ آج ملک کی تاریخ سے پختہ ثبوت کو پیش کر سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ خرابی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے عین بعد ہی سے وراثتی تھی مگر مظاہر راشدہ کے اختتام تک اسلام سیاست پر غالب رہا ہے اس لئے اسلامی قوتِ حاکمہ کے اظہار کا یہ دور بہترین نمونہ ہمیشہ کرتا ہے مگر مظاہر راشدہ کے بعد سیاست اسلام پر غالب آگئی جس کا نتیجہ وہ انتشار ہے جو ہم مسلمانوں میں اسلام کے بارے میں دیکھتے ہیں۔ انتشار رائے نہ اسلام کے متعلق قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے کہ انا نختزنا لکم الذکر والذکر والذکر

لحا فخلوت یعنی ہمیں نے اسلام کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کو ہر دور میں پورا کرتا رہا ہے اور قیامت تک کرتا رہے گا مسلمانوں نے یہ سب کے گرد و غبار میں اس سے بے پروائی برتی اسلام کی رو بہتی رہی ہے اور بہتی چلی جائے گی۔

اسلام پاکستان کی ادنیٰ کسی خط میں اس وقت تک صحیح معنوں میں قوتِ حاکمہ نہیں بن سکتا جب تک اسلام کو سیاست پر غلبہ نہ ہو اور وہ اسی وقت ہوگا جب لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ محدود وقت کے گزرے ہوں گے۔ اسی وقت مسلمانوں کی باہمی دینی اور سیاسی کشمکش دور ہو سکتی ہے جو اسلام کی قوتِ حاکمہ بنتے ہیں سب سے بڑی بلکہ کہنا چاہئے حقیقی روک ہے۔

اس لئے شہباز کا آخرا میں یہ لکھنا کہ ”سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس بات کیلئے تیار ہیں کہ علامہ اقبال کی تفسیر اور مولانا کوڈو کی یا کسی اور واحد مولوی یا مفتی کے فتوے اور حکم کے چکر میں پڑے بغیر اس اصول کو تسلیم کر لیں کہ اللہ کو قوتِ حاکمہ دی جائے یہ قوتِ حاکمہ مسودہ اعظم کی قوت سے اپنی طاقت حاصل کرے اور اسلام کے قوانین اور احکام مولویوں اور مفتیوں کے فتووں کے ذریعہ نہیں بلکہ اللہ کے مفید کے ذریعہ رائج اور جاری کیے جائیں؟ اگر ہم اس اصول کو تسلیم کر لیں تو ہمیں مولانا محمد دوہی یا کسی اور واحد مولوی یا مفتی کے فتووں یا انہی سیاسی قیادتوں سے کوئی ”خطرہ“ باقی نہیں رہے گا۔ ہم پاکستان کو وہ بنا سکتے ہیں جس کے لئے ہم نے اس کے وجود اور قیام کی تحریک چلائی تھی اور جس کے لئے ہم نے کئی قربانی کی دینے سے دریغ نہیں کیا تھا۔“ (ایضاً)

کوئی مسودہ اعظم اسلام کو قوتِ حاکمہ نہیں دے سکتا بلکہ اسلام یہ قوت خود پیدا کرتا ہے اور اس وقت تک کہ جب اس وقت

یہ قوت خود پیدا کرتا ہے اور اس وقت تک کہ جب اس وقت

ذکر حبیب

تقریب حضرت ڈی میاں محمد شریف صاحبین موقوعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء

(۲)

(۶) رسالہ "الوصیۃ" اشاعت ہونے کے بعد ۱۹۶۹ء میں ایک دن لاہور سے آئے ہوئے مری محرم صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ شہرِ مریہ کا ایک نقشہ تیار کروں جس میں قبروں اور راستوں کے آثار دکھائے جائیں جس وقت مری صاحب نے وہ نقشہ تیار کر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا اس وقت میں بھی حاضر تھا حضور نے وہ نقشہ پسند فرمایا اور مری صاحب نے نقشہ میں ایک قبر لگا دی اور فرمایا کہ حضور نے قبر پر سے لے کر حضور کے لئے جانے حضور نے فرمایا کہ کوئی قبر کھودنے کے لئے مخصوص نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ما تدری نفس باقی
الجن متوت

یعنی کسی کو یہ معلوم نہیں کہ اس نے کس زمین میں مرنا ہے (مری صاحب خاموش ہو گئے) اس کے قریب دو سال بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات پائی تو حضرت مری صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ وہی قبر ہے جس میں نے اپنے لئے چاہی تھی لیکن اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جبہ اطہر اس میں دفن کیا گیا ہے۔ دراصل یہ وہ قبر تھی جو حضور کو کشف میں چاندی کی طرح چمکنی دکھائی گئی تھی۔ جس کا ذکر حضور نے رسالہ "الوصیۃ" میں فرمایا ہے۔

(۸)

مشعلہ کے اپریل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زلزلے کے خیال سے اپنے ال و عیال ہمت اپنے باغ و باقوہ قادیان میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ میں بھی اجاب ہامت کے ساتھ وہاں رہتا تھا۔ ایک دن تاریخ ۸ اپریل حضور نے اپنے چند اہل بیت کے ساتھ اپریل مریہ کی زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے

جاء الحق و ذہق الباطل

یعنی حق آگیا اور باطل بھاگ گیا) میرے یہ الفاظ سن کر حضور نے فرمایا کہ ہاں یہ اہم بھی مجھے ہوا ہے جو انہوں نے یاد کرنا ہے اس سے ظاہر ہے کہ حضور کے دل میں اس اہم کام کا جو تو تھا اس کا پتہ میرے دل پر بھی پڑا اور میری زبان پر بھی وہ الفاظ جاری ہو گئے۔

(۹)

عاقبت کوئی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئندہ سے متعلق جرات فرماتے تھے وہ اکثر

(۱۰) ایسی ایک دفعہ گرمی کے موسم میں حضور جب نماز کے لئے مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک احمدی دوست نے حضور کے سامنے یہ کہہ دیا کہ آج کل اس جگہ تو بہت گرمی ہے لیکن کشمیر میں برا اچھا موسم ہوتا ہے وہاں جانا چاہیے۔ اس پر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ایسی جگہ کو کشمیر کر دے۔ پھر پوچھا جب حضور اللہ کرمان میں تشریف لے گئے تو ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور بارش شروع ہوئی اور حضور کا یہ فرمانا کہ اللہ قہر لے گا تو وہی کہ اس جگہ کو کشمیر بنا دے پورا ہوگی۔

(۱۱)

حضور کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے میں لاہور سے اپنا آیا صاحب مرحوم میاں جماع دین صاحب کے ساتھ قادیان گیا تھا۔ دوپہر کے قریب جب حضور کو بتایا گیا کہ آئے کی خبر ملی۔ تو حضور نے میں اپنے مکان کے پھلے جانے والا غنہ میں بلا لیا۔ اور میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ حضور نے اندر سے ٹھنڈا شربت منگوایا میں پیلا اور کچھ

گفتگو کے بعد فرمایا کہ جلدی جلدی آتا ہے اب وقت بہت قریب ہوا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد میں قادیان میں حضور کے ساتھ بیٹھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اور جلدی حضور وفات پا گئے۔

(۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وفات سے ایک دن پہلے لاہور میں جب نماز عصر کے لئے خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان میں تشریف لائے تو لاہور کے ایک شخص ڈاکٹر محمد سعید امی حضور کے ہاتھ لگانے کے لئے آئے۔ اس نے سلسلہ کے متعلق سوالات شروع کئے۔ حضور نے فرمایا کہ میں اپنا کام ختم کر چکا ہوں۔ میں نے سب کچھ اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے۔ یہ فرمایا کہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس وقت مجھے تعجب ہوا تھا کہ حضور نے غلات عادت سائل کو نہایت مختصر جواب دے کر یہ فرمادیا کہ میں اپنا کام ختم کر چکا ہوں لیکن دوسرے دن صبح کو آپ کا فرمانا پورا ہو گیا۔ اور آپ وفات پا گئے۔

انا لله وانا اليه راجعون

مضان المبارک اور بعض مسائل

۱۴ جنوری سے رمضان المبارک شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اجاب کو صحیح معنوں میں اس ماہ مبارک سے استغاثہ کی توفیق دے۔ قرآن کریم میں ہے کہ روزے تقویٰ کے شعار ہیں۔ جیسا کہ آیت لعلمکم تتقون سے ثابت ہے۔ پس اجاب تقویٰ کے شعار بنو۔

رمضان المبارک میں تراویح جزی عبادت ہے جو اللہ رکعت اور تین در تک ۱۱ رکعت ہیں مشتمل ہوتی ہے۔ چاہئے کہ اجاب پھل خب کو یہ عبادت بجلائیں۔ اور اپنے بولنے سے تعلق پیدا کریں۔ کوہ اور معذور لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذیل کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

صوالی۔ اکل آنت گوئی نے بذریعہ تحریر حضرت صاحب سے دریافت کی کہ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً حضرت معذور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجائے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اول شب میں ان کو گیارہ رکعت بجائے آخر شب کے پڑھا دی جائے۔ تو کیا یہ جائز ہوگا؟

جواب۔ حضرت آدم میں سے فرمایا کہ کچھ بڑے نہیں پڑھ لیں۔

(السدرہ، رکتیہ بر مشعلہ)

تراویح کیلئے سزا خذہ مستقر کرنا۔ بعض لوگ رمضان میں ایک حافظ مقرر کرتے ہیں اور اس کی فتوا بھی لیتے ہیں یہ درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص نیک تھی اور خدا ترسی سے اس کی خدمت کرے تو جائز ہے۔ (دائبر ۱۴ ماہ و ۱۲ مشعلہ)

(ناظر اصلاح و ارشاد دیوبند)

ھر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

پوری ہو جاتی تھی۔ اس کی کئی مثالیں میں نے خود دیکھی ہیں۔ ان میں سے ایک مثال یہ ہے کہ میں مشعلہ میں قادیان کا پہلا امتحان یعنی ایف۔ ای۔ ایل (دکٹر محمد جمیل) کا دیکھا۔ قادیان میں اس کے تیسرا امتحان کروا تھا۔ مری باجوں میں مجھے لاہور سے یہ اطلاع آئی کہ میں قادیان امتحان میں گیا تھا۔ نہیں ہوا کیونکہ ایک اور مری مری جوئی لال برسر نے تمام مسلمان امیدواروں کو خیل کر دیا ہے۔ اور ایک مسلمان بھی کامیاب نہیں ہوا۔ اس اطلاع کے بعد مری میں ظہر کی نماز کے لئے مسجد مارک میں گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ حضور رات کے بعد جلدی مسجد میں تشریف لے آیا کرتے تھے اور میں بھی مسجد میں جا کر حضور کے قریب پہلی صف میں بیٹھ جایا کرتا تھا لیکن اس دن جب میرے نسل ہونے کی اطلاع آئی۔ تو میں شرمندگی کی وجہ سے پچھلی صف میں سستیں ادا کر کے بیٹھ گیا۔ حضور نے مجھے اپنے قریب بلا لیا اور مجھ سے تیسرا امتحان کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے لاہور سے آئی ہوئی اطلاع عرض کر دی۔ تب حضور نے فرمایا کہ آپ کوئی فکرنہ کریں اور آئندہ سال پھر امتحان دے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کر دے گا۔ دیکھو قادیان میں بیٹھنے آریہ لوگ ہمارے سخت دشمن تھے۔ وہ سب تباہ ہو گئے (ان الفاظ میں حضور کا اشارہ اس تفسیر کی طرف بھی تھا۔ جو "قادیان کے آریہ اور ہم" کے نام سے حضور شائع فرمائیے تھے) اور حضور نے فرمایا کہ آریہوں کو اللہ تعالیٰ ختم کر دے گا۔ (یا شاید "ابود" فرمایا) چونکہ حضور نے مجھے آئندہ سال امتحان میں کامیاب ہونے کی بشارت دی تھی۔ اس لئے میں نے تقسیم الاسلام کھول کر قادیان میں پھر غلامت کر لی تھی۔ اور امتحان کی تیاری کی طرف توجہ نہ کر سکا۔ امتحان سے تین ماہ پہلے لاہور جا کر تیاری شروع کی۔ جسے مکمل تیاری نہیں کہہ سکتے۔ مگر میں بقیہ سالے کا میں بھوکا اور اس کا میانی کی اطلاع مجھے لاہور میں اس دن اور اس وقت ملی جبکہ حضرت اقدار وفات پا چکے تھے اور میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے مکان سے باہر دوسرے اجاب جماعت کے ساتھ کھڑا ہوا۔ آخر اس کو سوس کر دیا تھا۔

شذرات

خدائی اہام و وسیع مکانات اور منکرین خلافت

منکرین خلافت کا ترجمان "پیمانہ صلح" نظر فرما لیں کہ اس دفعہ ان کا جلسہ سالانہ "بہت کامیابی کے ساتھ گذریگا" اس کامیابی کے پیش نظر "پیمانہ صلح" نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ۔

"مندانے چاہتا تو وقت جلد

آئے ہوا ہے جب۔۔۔"

حضرت مسیح موعود کے اہام

وسیع مکانات کے مطابق

اسے اپنے مکانات اور پیمانہ

کو وسیع کرنا پڑے گا۔"

(پیمانہ صلح، جزوی شکر)

۱۹۱۴ء میں منکرین خلافت جماعت

سے الگ ہونے لگے گویا پچاس برس اس

عیندگی پر گزر رہے ہیں۔ ان پچاس سالوں

میں تو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے اہام و وسیع مکانات کو پورا کرنے کی

توفیق نہ ملی اور اب بھی صرت یہ امید و لابی

گئی ہے کہ شاید عنقریب ایسا کرنے کا موقع

میسر آجائے۔ دراصل یہ الفاظ اس نفاذ اور

حسرت کی نگاہی کہتے ہیں کہ انہیں بھی اپنے

مکانات اور پیمانہ کو وسیع کرنے کی توفیق

ملے۔ لیکن ان کی یہ تمنا آج تک پوری نہ ہو سکی

ادھر جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی

تائید و نصرت کا یہ حال ہے کہ قادیان میں

بھی اور اب یہاں لودھ میں بھی ہر سال ایم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اہام

کو آپ وقاب سے پورا ہونے کا مشاہدہ

کرتے ہیں۔ ہر سال بھی انہیں اپنے مکانات اور

مساجد اور پیمانہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے

کا ضرورت پیش آتی ہے۔ چنانچہ اس سال

بھی ہمانوں کی کثرت کی وجہ سے وسیع و

عریض پیمانہ اور دیگر انتظامات نا کافی

ثابت ہوئے۔

کاش غیر مبایسین یہ محسوس

کریں کہ حضرت مسیح موعود نے اہامات کو

صرف جماعت احمدیہ سے وابستہ ہو کر کیا

پورا کیا جاسکتا ہے اور بھی وہ جماعت ہے

جسے ہر آن خدائی تائید و نصرت حاصل ہے

سکھو کے دور حکومت میں پنجاب کی ات

الفضل کی ایک لڑ شہنشاہت میں

پنجاب کی تاریخ کا تاریک ترین دور کے زیر

عنوان الاستعصام لاہور کے حوالہ سے

سکھوں کے "سرگات" دور حکومت کا کچھ
عالم بتایا گیا تھا۔ اب اس ضمنی دور میں
قسطاً الاعتصام میں شائع ہوئی ہے۔ جس کے
چند اقتباس درج کیئے جاتے ہیں۔ ان سے
کوئی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ انگریزوں
کے عدل حکومت سے قبل پنجاب کا علاقہ
بدلتھی۔ اندھیر نگری اور ظلم و ستم کے کیسے
تاریک دور سے لڑ رہا تھا۔ جو لوگ آج تک
کا اظہار کرتے ہیں کہ انگریزوں کے آنے پر
حضرت بانی سلسلہ مجددی علیہ السلام نے ان
کی کیوں تعریف فرمائی۔ وہ سکھوں کے
اس دور حکومت کی ہونا کہ تفصیلات
اور اس کے تباہ کن اثرات کو یک نظر انداز
کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے اس وقت کے
تمام مسلمان انگریزی حکومت کے قیام پر خوشی
کا اظہار کر رہے تھے۔ عناصر الاعتصام لکھا
ہے :-

۱۷۹۹ء
"لاہور کی تاریخ میں ۱۷۹۵ء سے ۱۷۹۹ء
تک ایک ہی وقت میں سکھوں کے تین
گروہ مسلماً تھے۔ جنہوں نے لاہور کو تین
سکھوں میں بانٹا ہوا تھا۔ یہ حکومت
اہل لاہور کے لئے آسمانی تہذیب تھی
تھیں جو راجہ ۳ سال تک لاہور کی
فضائیں کو ترقی دیں۔ مسلمان موت و
حیات کی کشمکش میں تھے اور انہیں کچھ
معلوم نہ تھا کہ ان کی سیاہ بختی کیا
زائل ہوگی۔ سکھوں کے گروہ کے گروہ
سارے پنجاب میں پھیل گئے۔ کوئی شہر
کوئی بستی کوئی قریہ ان سے محفوظ نہ
تھا سلطنت متغلیہ گروہ جو چلی تھی۔
احمد شاہ ابدالی کے حملے سے
اور بھی ڈر بار اور بار بار دیا۔ اگرچہ
سکھوں کے انتظام کے لئے احمد شاہ
ابدالی سات مرتبہ کابل سے پنجاب آیا
بڑے بڑے میدان گرم گئے۔ تیمور شاہ
اس کا میاں اور زمان شاہ اس کا پوتا
بھی انتظام کے لئے آتا رہا۔ آخر ناچار
اس ملک کی حکومت سے وہ دست و پا
ہو گئے۔ سکھوں نے بار بار بڑے بڑے
گروہوں میں اپنے آپ کو بانٹ لیا۔
یہ بارہ شہیں کہلاتی ہیں۔ یعنی اہم ہوں
میں یہ شہیں آپس میں متحد ہو جاتی
تھیں۔ ان مشکلوں کے علاوہ سکھوں
چھوٹے چھوٹے خود مختار حاکم بھی تھے
جو علاقہ کسی کے تصرف میں آیا اس کو
وہاں بیٹھا۔
مثلاً اولی۔ بھٹیوں کی مثل

سکھ سرداروں میں بھٹیوں کی مثل
ایک مشہور اور طاقتور و شہساز گزری
ہے۔ چند ہزار سکھ سوار اس کے
تاج تھے۔ سردار ہری سنگھ مثل کا مالک
تھا۔ بھارت میں کوٹ، جھنگ، میان
ڈیرہ جات اور خاص لاہور پر اس کی
کا قبضہ تھا۔ امرتسر، امرتسر کا صدر مقام
تھا۔ قصور، ملتان اور سرسند کے
مسلمانوں پر حملے کے ان کو ٹانا۔ جو سکھ
بہت دولت مند ہو گیا۔ یہ سردار بھنگ
نوش تھا۔ خود میتا اور بلانا۔ اسی دور
سے اس کی نام بھٹیوں کی مثل ہے
یہ سردار اپنے وقت کا دراندیش
اور عقلمندانان گزرا ہے۔ عسکر
اور قیمتی کھوڑے رکھنے کا اسے
بہت شوق تھا۔ دن دن اسے اس نے
لاہور پر چھاپے مارے۔ مسلمانوں کی
عادت تھی میں بڑا مشاق تھا۔ سو
سو کو سن تک و عبادتوں کو لوٹ
مار کر کے واپس آجاتا۔ تمام علاقوں
میں اس کی دہائی چھی گئی
۱۸۱۵ء میں عطا بق ۱۸۱۵ء

جب سکھوں نے دوپہر کے وقت اپنے
صدر مقام امرتسر سے شہر قصور پر
دعا دا بولا۔ تو سردار ہری سنگھ کا
شکر میں تھا۔ قصور پر اس وقت
پچھانوں کی حکومت تھی۔ اہل قصور
اس آفت ناکہانی سے باخبر نہ تھے۔
تمام سکھ کھلے درد اوزوں میں
شہر میں داخل ہو گئے۔ قصور کے
پچھانوں کو مقابلہ کی کوئی فرمت نہ
ملی۔ ہر طرف سے سکھوں نے ان کی
گھیرے ہوئے لیا۔ قصور کی چھوٹی
تیرہ گڑھیوں کے مات گڑھیوں
کو ان درد منانے با مکمل عادت و
تباہ کر دیا۔ اس وقت یہ شہر نہایت
دولت مند تھا۔ تین روڈ تک سکھوں
نے لوٹ مار اور قتل عام جاری کیا۔

عمومی وحدت کس طرح قائم رہی ہے
ماہرہ الرحمیم جید آباد لکھا ہے :-
"تو خشی کی بات ہے کہ پاننان
کے مختلف مذہبی فرقوں کے
باشعور طبقوں میں آنکلا اس
قسم کا رجحان پیدا ہو رہا ہے
اور وہ یہ محسوس کرتے تھے
ہیں کہ یہاں اسلامی عقائد اور
اصول مہادی کی ایک ایسی عمومی
وحدت ہونی چاہیے جو تمام
فرقوں کے مسلمانوں کو اپنے
اندازے کے اور وہ مختلف

فرقوں میں رہتے ہوئے جن کی
کہ انہی جگہ ایک تادیبی
یعنی ہے اسلام کی بڑی
دعوت میں آسکیں اور اس
طرح وہ سب ایک ہو کر اس
مملکت اور اس قوم کی ترقی و
سربلندی میں کوشاں ہوں۔"

(الرحیم ماہ نومبر ۱۹۰۸ء)
دنیا کے بدلتے ہوئے نازک حالات کو
دیکھ کر بلاشبہ اس امر کی شدید ضرورت
ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کی ایک ایسی عمومی
وحدت ہو جس میں تمام فرقوں کے مسلمان
سرا سکیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ
اللہ تعالیٰ کی دور رس نگاہ نے تو اس سے
چھتیس سال قبل اس وحدت کی ضرورت
کو بھانپ لیا تھا۔ بلکہ آپ نے یہ بھی بت
دیا تھا کہ یہ وحدت کن اصولوں پر قائم کی
جاسکتی ہے۔ آپ نے فرمایا :-
"تو ہی ترقی چاہتے ہو تو مشرک
اور میں ایک ہو جاؤ۔۔۔"
ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلم
کہتا ہے۔ ہم اس سے اختلاف
رکھتے ہوئے بھی اتحاد کریں
۔۔۔۔۔ جو فرقہ دہی
آپ کو مسلم کہتا ہے اور قرآن مجید
کی شریعت کو منوع قرار دیتی
دیتا اس سے اتحاد کر دو
برکات اور انعام قوی اتحاد
کی روح سے وابستہ ہوں۔"

(پیکر شہد ۲۵ ص ۲۹)

درخواست دعا

جو ہادی عبدالرشید صاحب تنہا
کلرک دفتر مقامی اصلاح و ارشاد
بفضل تاملے پیلے کی نسبت کافی حد تک
صحتیاب ہیں۔ تاہم کڑوی ہے۔ احباب
سے ان کی کامل دعا میں شفا یابی کے لئے
درخواست دعا ہے۔

ناظر اصلاح و ارشاد

بستر کی تبدیلی

میں ۲۸ کو جب وہ بستر پر لیٹے تھے
سروگدائی کا ڈی تبدیل کر دیا تھا تو میرا بستر
ابھی تبدیل ہو گیا ہے۔ بستر کھل میں بندھا
ہوا تھا۔ جس صاحب کو لاپس۔ مجھے اطلاع دے
کہ ممنون فرمائیں۔ اور اپنا بستر حاصل کریں
جو ہادی خضر الرحمن دلہا جہادی عبدالرشید
محلہ باولی وارڈ نمبر ۵
کھاریاں

"To see how simple, adaptable and practicable face Islam exhibits to a Nigerian audience, let us return to Malvi NASEEM SAIFI, who incidentally, was the Unrequited Challenger of Billy Graham during the famous evangelists, Lagos Crusade"

ترجمہ۔ اگر یہ دیکھنا ہو کہ ناٹیمیر یا ریڈیو اپنے نئے دلوں کے سامنے اسلام کی کس قدر سادہ قابل قبول اور عملی شکل کا نظارہ کرتا ہے تو ہمیں مولانا نسیم سیفی کی طرف رجوع کرنا چاہیے یہ دی عالم دین ہیں جنہوں نے ملانہ ام کی مشرانہ صلاحیتیں ہم کے متوجہ رکھیں گی انہیں اسے چینیج دیا جس کا جواب نہیں دیا گیا۔

۳۔ جماعت احمدیہ و تبصرہ کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے۔
"I have mentioned several times the weaving of AHMADIYA influence in-to the emerging Islamic Patterns. This is easily the most active and extensive Moslem missionary movement in tropical Africa, yet its roots are not in Africa at all. The sect was born in Punjab, and its missionary head quarters is in Pakistan"

(Page 111)

ترجمہ۔ میں نے اس کتاب میں بہت سے مواقع پر اسلام کی نشرو اشاعت کی احمدیت کے نفوذ دار کا ذکر کیا ہے افریقہ میں نہایت دیر پر گزرا اور دعوت پر یہ مسلم مشرقی سرزمین بھی ہے دراصل ایک یہ ترکیب افریقہ سرزمین سے نہیں ابھری اس قدر نئے پنجاب میں جنم لیا اور اس کے تبلیغی مراکز پاکستان میں ہیں۔
۴۔ جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں اور سکولوں کا ذکر کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے۔

"سٹائل خرنی ناٹیمیر کے مشہور قصبہ احمدیت کے تقابلی اثرات کی زد میں ہیں انھوں نے ایک مذہبی جلسوں کی ذمہ داری سنبھالی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے زیادہ تر پیروکار بڑے بڑے

(باقی صفحہ)

افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی جدوجہد

ایک امریکی اخبار میں تبصرہ

مجید لے۔ چوھدری ایچ۔ ایس۔ سی۔ اسلام آباد پاکستان

Religion in Africa Today. کے نام سے ۱۹۶۲ء میں شائع ہونے والے اس کے مصنف کا نام جیک میٹلسون (Jack Mead) (ELSOHAN) ہے۔ اسے مصنف نے ایس۔ اے۔ اے۔ کے ایک بہت بڑے یونیورسٹی فزکس لیڈر میں اصولوں کے اس کتاب میں احمدیت کی ترقیات اور کاموں کا ذکر سے ذکر کیا ہے صفحہ ۱۱۱ پر مندرجہ ذیل عنوان سمجھات تم کیا گیا "Ahmadiyyah: a Modern Moslem Missionary Society."

اسی کتاب میں احمدی مبلغوں کی خاص طور پر مولانا نسیم سیفی کے کاموں کا بہت تذکرہ کیا گیا ہے اسلام کو پھیلانے اس کی بڑی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اور عیسائیت کو کب کب کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو کارہائے خیالی انجام دینے کی ہے ان کا جملہ ذکر ہے صفحہ ۲۳ پر مصنف لکھتا ہے

"It was in Lagos,

so that Billy Graham was challenged to a Public debate by a noted Moslem scholar, and in keeping with his usual policy on such matters, refused. A typical comment is."

"If Graham wanted to attack Moslem faith, he had every right to do so, but he also should have the courage to debate his view publicly."

ترجمہ۔ لیگوس میں بھی ایک مشہور محدث مسلمان عالم کی طرف سے بی گناہ ایک چیلنج کا مظاہرہ کیا گیا اور اس کے جواب میں اس نے اس دعوت کو ٹھکرا دیا اس کے اس انکار پر ایک تبصرہ لگا۔ اسے اس لئے کا نظارہ دیا کہ اگر ملانہ ام مسلمانوں کے مذہب پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو اسے ہر طرح سے یہ حق حاصل ہے لیکن اسے بھی تو چاہیے کہ میدان ستفر میں اس کے اپنے خیالات کھلے طور پر پیش کرے اور اس کے جواب دے۔

۲۔ صفحہ ۹۶ پر دوبارہ ای چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے۔

ہیں باقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ جو جدوجہد کر رہی ہے اس کا چہرہ کار نامہ عالم میں مشہور ہے۔ یہیں یہاں بعض نئے سوال جوابات پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

دہلی کا اخبار "الجمیعہ" ۲۴ ستمبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"افریقہ میں ایک بظرف اشاعت اسلام کے لئے بہت کوشش کر رہا ہے۔ وہاں سے اسکے انگریزی اخبارات بھی نکلتے ہیں اور ریڈیو تقریریں بھی ہوتی ہیں اور اس کی طرف سے اسلامی سکول بھی کھولے جاتے ہیں۔۔۔۔۔"

لاہور کے اخبار "مشرق" میں پچھلے ماہ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو خالد غزوی کا ایک مضمون بعنوان "دور رسلمانوں کو دعوت عمل"۔ بالاقساط چھپا ہے۔ اس مضمون میں ڈاکٹر صاحب نے وضاحت سے بیان کیا ہے کہ عیسائیت کی ترقی کے نتیجے کا مقابلہ کیسے کیا جاسکتا ہے۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں آپ لکھتے ہیں۔

"جن رسالے سے افریقہ میں تبلیغ کے سلسلے میں مسلمانوں میں آمیزش کے درمیان محرک جہاں ہے عیسائیت کی ترقی اپنے تمام مقبوضوں سے یہ ہو کر افریقہ پر ایک مدت سے حملہ آور ہیں۔

اس کے مقابلہ میں مسلمان مشنریوں نے بھی وہی طریقہ اختیار کر کے جوق من اتنا تھا کہ مسلمانوں کی ترقی اتنی مکمل نہ تھی اور ان کے مال و اسکی حقد و حدود دیکھنے کی کمی پوری کرنے کیلئے انہوں نے حدود پر جہاں ترقی سے کام لیا۔ اور پچھلے پانچ برسوں کی ترقی کے پچھلے ڈیڑھ برس کی ترقی حاصل ہوئی تھی۔ مسلمان مشنوں نے افریقہ میں اس طرح بیجا کیا کہ انکی خطابت اور زور و زور کا بھرم کھل گیا۔ ہر جلسہ میں ان سے علیحدت کرنا سہا نہیں اسے سوال کرنے کو کوئی عیسائی ان کا

تشنق بخشنے جواب نہ دے گا انہیں ہر مشنری کا طرفہ کا پہنچنے دیا گیا جب انہیں یہ دیکھ لیا تو انہیں اس کا طویل مزاجیہ میں ختم کر کے دس بجائے گئے اور اس دن سے ان کی شہرت بھر گئی

سننے میں آئی۔ اگرچہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس مضمون میں کسی خاص جماعت یا چیلنج دینے والے عالم کا ذکر نہیں کیا لیکن ظاہر ہے کہ جو کچھ انھوں نے لکھا ہے وہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں ہی لکھا ہے جو بارک میں ایک کتاب "GOD, ALLAH AND YOU"

کچھ عرصہ ہوا "مودودی" صاحب نے لکھا تھا کہ "دعوت میں مشرقی افریقہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد وہاں کے مسلمانوں کا ایک کانفرنس طلب کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس کانفرنس میں وہاں تبلیغ و تعلیم کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا۔ اور ایسے لوگ تلاش کئے جائیں گے جن کیساتھ مل کر ہم وہاں کام کر سکیں۔

مشرق افریقہ میں عیسائی مشنریوں نے اسلامی تبلیغ کو بہت اہم بنا دیا ہے تاکہ وہ اس طرح امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک سے زیادہ مالی امداد حاصل کر سکیں۔ قادیانیوں نے "تبلیغ اسلام" کی جنیت کو باقاعدہ رکھی ہے انہوں نے اتنا کام نہیں کیا ہے۔ وہاں عیسائی مشنریوں کے سوا کسی اور فریب کا باقی حصہ منظم کام نہیں ہے۔ اسلام وہاں انفرادی کوششوں یا اپنی خوشیوں کی بنا پر پھیل رہا ہے۔ قادیانیوں کی تبلیغ اسلام کے لئے اٹھنے اترتے رہتے کر رہی ہے کہ وہ اسلام کی تبلیغ نہیں کر رہے بلکہ اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔۔۔۔۔"

۱۹۶۳ (شہاب ضلحا) بحوالہ الفضل مورخہ ۱۰ جنوری اگر تبصرہ کسی خاص شخص کی طرف سے ہوتا تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ عدم واقفیت کی وجہ سے ایسا لکھ دیا گیا ہے لیکن جب ذہن جماعت اسلامی کے امیر کی طرف جاتا ہے تو سخت تعجب ہوتا ہے۔ ان سے ہمیں ہرگز ایسی توقع نہیں تھی کہ وہ جماعت احمدیہ کی افریقہ میں تبلیغ کوششوں کا امر اسرار کر دین گے۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ مولانا نادو ریخ صلحیہ کے قائل ہیں۔ چنانچہ وہ یہ لکھ چکے ہیں کہ۔

"راست بازاری و صد اہم شکاری اسلام کے اہم ترین اصولوں میں سے ہے اور جھوٹ اس کی نگاہ میں ایک بدترین برائی ہے لیکن عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجود تک کا فتویٰ دیا گیا ہے۔"

(ترجمان القرآن ص ۱۵۸)

اس موقع پر بھی مودودی صاحب نے اپنے اس فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے درود صحیح مصلحت آمیز سے کام لیا ہے مگر حقیقت یہ حال حقیقت رہتی ہے غلطیاں ہی کرنے سے حقیقت بدل

اس وقت بھی مودودی صاحب نے اپنے اس فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے درود صحیح مصلحت آمیز سے کام لیا ہے مگر حقیقت یہ حال حقیقت رہتی ہے غلطیاں ہی کرنے سے حقیقت بدل

میاں عبدالرحیم صاحب سوم

۱۰ اگست ۱۹۶۳ء کو میاں عبدالرحیم صاحب جنوں میں وفات پانگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آج سے غالباً پچیس تیس برس پہلے کی بات ہے کہ مرحوم "مخرم گوہر" متعلق ٹیکسلا میں امام مسجد تھے تو آپ سلسلہ احمدیہ سے وابستہ ہوئے تھے۔ پہلے آپ سلسلہ کے کٹر مخالف تھے مگر بعد ازاں احمدیت قبول کی تو اتنے غصے ناپا بت ہوئے کہ قدیم مسجد کی امامت چھوڑ کر اور اپنا آبائی دارمنا واقعہ مخرم گوہر "جو ایک سو کمال سے بھی زائد تھا کو بھی کھسکے بل رہن دے کر قادیان چلے گئے اور اپنے بالی بچہ کو بھی ہمراہ لے گئے اور قادیان میں سکونت اختیار کی اور قادیان ہی کے ماحول میں آپ کے بچوں کی پرورش ہوئی۔ سلسلہ مختلف حضرات پر مامور رہے آپ کی دو بیٹیاں افریقہ میں بھی پیدا ہوئی ہیں۔

۱۹۶۱ء میں جب ملک تقسیم ہوا تو آپ بھی ہجرت کر کے پاکستان آئے اور دارالافتاء میں مقیم ہو گئے۔ یہاں آپ نے اپنی ایک اور بیٹی سکینہ سلسلہ احمدیہ کے ایک مرنے کو نبیہ دہی پوچی تھا کہ راجہ لاجپت سے۔ سلسلہ اور سلسلہ کی خدمت کرنے والوں کے ساتھ آپ کو بڑی محبت تھی آپ اگست سے قبل دارالافتاء میں پناہ پورے جہاں سے آپ کو اپنا بیٹا محمد امین شیریں پور لے گئے جہاں وہ دیر سے ہسپتال میں ڈسپنسر تھے تاکہ آپ کی طبی طرح نگرانی ہو۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد آپ جنوں میں وفات پانگئے اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ نے جس شخص اور ایک انسان تھے سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور تبلیغ بھی کرتے دہتے تھے تبلیغ کرنے کا آپ کو فخر تھا۔ گھر سے نکل کر احرام کی تبلیغ کرتے دہتے تھے۔ گھر میں بھی اپنی بیٹیوں اور بیٹے کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتے اور انہیں صحیح موعود علیہ السلام کا کلام سناتے دہتے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اپنی جو روحانیت میں جگہ دے۔ اور پسندگان کو ان کے نیک نمونہ کو قائم رکھتے ہوئے جبرئیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(حنا کار محمد احمد قریشی الحاکم شیری ربرہ سلسلہ کب منظر آباد اور کشمیر)

دعاے مغفرت

مورخہ ۱۰ جنوری تب کے بارہ نیک کم ملک شہر (احمد صاحب جو مخرم ملک محمد شفیع صاحب مرفوعہ کچھ خلیج بکرات کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ بقائے الہی حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرمائے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

ملک صاحب مرحوم کم ملک علی احمد صاحب فاضل مرحوم سابق مبلغ دارالافتاء کے بڑے بھائی تھے۔ مرحوم بڑے ہی غصے۔ اسلام اور احمدیت کا دور رکھنے والے تھے۔ اچھا دعا کرنے والا تھا۔ ان کے درجہ ت کو بند کرنے اور جنت النور میں سجدے۔ آمین مخرم ملک محمد شفیع صاحب کو اس پرانہ سالی میں جوان بیٹیوں کی وفات کا یہ تو سرا بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ احباب کرام دعا کرنے کو اللہ تعالیٰ مرحوم کے والد صاحب اور دیگر پسندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (محمد رفیق شیخ۔ محمد سید۔ لاہور)

چوہدری غلام رسول صاحب بسرا کی فاتح

میرے والد محترم چوہدری غلام رسول صاحب بسرا سابق ٹھکانا ضلع سیالکوٹ حال یک ۹۰ شمالی قلعہ سرگودھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۳ء کی درمیان میں آپ نے حقیقی مالک کو جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ پہلے بہ دس بجے صبح کے قریب کم کم لانا جلال الدین صاحب شہنشاہ جنازہ پڑھایا اور مرحوم کو قطعہ خاص صحابہ میں دفن کر دیا گیا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ پسندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ مرحوم کی عمر بیسالی سال کے قریب تھی۔

(حنا کار سلطان احمد بسرا واقعہ ڈلگٹی۔ راولپنڈی)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس لیتی ہے۔

اطفال الاحمدیہ کی ضرورت

جامعت احمدیہ کی ترقی اور مضبوطی کے لئے ہمیں اپنی اولادوں کی تربیت کی طرحت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے حضرت المصلح الموعود نے ہم فریضہ کی ادائیگی میں والدین کی مدد کے لئے جس اطفال الاحمدیہ کو قائم فرمایا۔ اب یہ ضروری ہے کہ جہاں بھی کم سے کم ۳ بچے سے پندرہ سال تک کی عمر کے ہوں۔ وہاں ہمیں اطفال الاحمدیہ کو قائم کیا جائے۔ جس کا آسان ذریعہ یہ ہے۔

- ۱۔ جہاں خدام الاحمدیہ قائم ہے۔ وہاں کے قائد صاحب کسی موزوں خادم کو ناظم اطفال کا عہدہ مقرر فرما کر بچوں کی تعلیمی کلاس شروع کرادیں اور بہتم اطفال الاحمدیہ مرنے پر دوبارہ کو اطلاع دیں۔ تا ناظم اطفال کی مدد کی جاسکے۔ تعلیم و تربیت کے کام کو چلانے کے لئے بڑے بڑے صاحب علم و وقار دوست کو بطور مدد مقرر کرنا بھی مفید ثابت ہوگا۔
- ۲۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہوئی تو وہاں کے پریذیڈنٹ صاحب یا سکریٹری صاحبہ یا جماعت احمدیہ اپنے بچوں کی بہتری کا خاطر کسی موزوں دوست کو مرنے اطفال مقرر فرما کر بہتم اطفال الاحمدیہ مرنے کو اطلاع دیں اور بچوں کی تعداد بھی لکھیں تا ان کے حالات کے مطابق مرنے صاحب کی رہنمائی کی جاسکے
- ۳۔ اگر مرنے والا دونوں طرف سے بھی کامیابی حاصل نہ ہو تو احمدی بچے اعلان کے پڑھنے پر خود جمع ہوں۔ اپنے میں سے کسی کو سکریٹری اطفال مقرر کریں اور بچوں کی تعداد اور سکریٹری کے نام سے بہتم اطفال الاحمدیہ دوبارہ کو اطلاع دی جاسکے تا اطفال الاحمدیہ کے کام کو چلانے کے لئے اہدایات دی جاسکیں۔
- ۴۔ اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ۔ فادہ کیفیت فادہ۔ بجٹ فادہ۔ اور امتحانات کا کورس آپ کے کاندھ آئے پر آپ کو سمجھایا جاسکتا ہے۔

(بہتم اطفال الاحمدیہ مرنے پر۔ راولپنڈی)

مغربی افریقہ میں ڈاکٹروں اور میڈیکل سٹوڈنٹس کی ضرورت

- ۱۔ ڈاکٹرز کے لئے کم از کم ایم بی بی ایس اور کسی خاص شعبہ میں پیشہ نشا ہونا ضروری ہے
 - ۲۔ میڈیکل سٹوڈنٹس کے لئے ڈگری یافتہ ہونا لازمی ہے۔
- امیدوارانہ درخواستیں مکی کو اعلیٰ کے ساتھ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ بھیجوائیں۔ (ادیکل البشیر)

اللہ تعالیٰ کے احسان پر اظہار شکر

مکرم سنزری غلام محمد صاحب بی۔ نے۔ الیت۔ سٹیٹن مرگودہ ہاٹھ فرماتے ہیں :-
 "اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حنا کار کو شادی کے پندرہ سال بعد بڑا عطا فرمایا ہے یہ بچہ جہاں علیہم اللہ صاحب مرحوم قادیانی کا نواسہ اور سنزری اللہ ونا صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسان پر کہ اس نے پندرہ سال کے بعد پہلا بڑا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی پر مبلغ بارہ روپے برائے تعمیر مسجد احمدیہ زیدک ڈویژن (سٹیٹ) ارسال ہیں۔
 قادیان کم کم دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نے سنزری صاحب موصوف کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ان کے بچے کو بھی عمر کے ساتھ اسلام اور احمدیت تیز اپنے حنا کار کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین
 دیگر غلصین بھی اپنے خوشی کے ہر موافقہ پر بطور شکرانہ مالک بیرون میں مساجد تعمیر کروانے کے لئے کچھ کچھ ضرور دیا کریں۔ (ادیکل المال اول تحریک جدید)

دلخواست دعا

حنا کار والدہ محترمہ گرامشہ ۲۔ ۵۔ ۵۔ ۵۔ سے میل ہیں۔ احباب جماعت اور درویش قادیان سے درمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (مسنور احمد انیس راولپنڈی)

ضروری اور اہم خبریں کا خلاصہ

۱۲ جنوری - سرکاری اطلاع کے مطابق فرخ سے گلگت کے علاقوں کا انتظام سنبھال لیا ہے۔ عمارت خرد ادھارت تیار ہے۔ گلگت میں مزید پولیس اور فوج بھیجی جا رہی ہے۔ وہاں صدر شہال بہت مددگار رہے اور ملک بھر سے دالوں کی موجودگی تعداد ایک سو تیس لکھیں گلگت سے دالیں آئے جو گلگت کے ایک ہزار سے لگاؤ میں تیار کیا گلگت اور ضلعی بلکل کے دوسرے علاقوں میں شدید بوسے والے مسلمانوں کی تعداد کو کم کرنے کی کوشش ہے۔ درجی افسرانہ سلسلہ سے اطلاع ملی ہے کہ گورنریوں نے اسام کے خلاف پھر عرصہ صحت تک روک دیا ہے اور انھیں مارا کر مشرقی پاکستان کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔ آساجی مسلمانوں میں سے ہر مذہب کے افراد میں مقدمات سنبھالے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ضلعی ڈاکوں کی بنیاد کے صدر ایس ایف نے تقریر میں کہا کہ ایک اور بنیاد کے صدر جب بھی جو دھری لوگوں کو گرفتار کیا ہے وہ ان دھری بلکل سے نکلے جانے سزاؤں کی مشرقی پاکستان میں آکر سزا دیا گیا ہے۔ اب تک صرف جیلوں میں بیس ہزار پانچ سو پینتیس بچے ہیں۔

۱۲ جنوری - سرکاری اطلاع کے مطابق فرخ سے گلگت کے علاقوں کا انتظام سنبھال لیا ہے۔ عمارت خرد ادھارت تیار ہے۔ گلگت میں مزید پولیس اور فوج بھیجی جا رہی ہے۔ وہاں صدر شہال بہت مددگار رہے اور ملک بھر سے دالوں کی موجودگی تعداد ایک سو تیس لکھیں گلگت سے دالیں آئے جو گلگت کے ایک ہزار سے لگاؤ میں تیار کیا گلگت اور ضلعی بلکل کے دوسرے علاقوں میں شدید بوسے والے مسلمانوں کی تعداد کو کم کرنے کی کوشش ہے۔ درجی افسرانہ سلسلہ سے اطلاع ملی ہے کہ گورنریوں نے اسام کے خلاف پھر عرصہ صحت تک روک دیا ہے اور انھیں مارا کر مشرقی پاکستان کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔ آساجی مسلمانوں میں سے ہر مذہب کے افراد میں مقدمات سنبھالے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ضلعی ڈاکوں کی بنیاد کے صدر ایس ایف نے تقریر میں کہا کہ ایک اور بنیاد کے صدر جب بھی جو دھری لوگوں کو گرفتار کیا ہے وہ ان دھری بلکل سے نکلے جانے سزاؤں کی مشرقی پاکستان میں آکر سزا دیا گیا ہے۔ اب تک صرف جیلوں میں بیس ہزار پانچ سو پینتیس بچے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔ ۱۶ جنوری - فرخ سے نئی اور اسکے توسیعی پروگرام کے تحت دوسری جن میں پاکستان پتہ پتہ گئے ہیں۔

افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی جدوجہد

بقیہ صفحہ ۵

تاہم ہیں احمدیہ تحریک کو روکنے کا ارادہ کرنے کے لئے
 عراق کی جنگ بڑی بڑی قوم میں جھوٹی ہیں ان
 رفتاں کا کچھ حصہ ابتدائی آذربائیجان سکولوں کے غرض
 دحقا صد کے لئے خرچ ہوتا ہے افریقہ جو علم و حکمت
 کے جھوکے اور پیسے ہیں ان کے لئے احمدیہ تحریک
 کے تعلیمی پروگرام میں بے پناہ کشش پائی جاتی ہے
 سب سے زیادہ متاثر کرنے والی بات ہے کہ قریب دو تہائی
 سے افریقہ گئے ہوئے احمدیوں نے اس برکت
 کا آغاز کیا ہے کہ افریقہ نے جہاں لوگوں کی تعلیم
 کا انتظام کیا وہاں ان لوگوں کو بھی زینتِ تعلیم سے آراستہ
 کرنے کے لئے سکول کھولے۔ (صفحہ ۱۱۲)

۵۔ سیر ایون میں مسلمانوں کی تعداد دس ہزار
 پر بحث کرنے ہوئے صحیفہ نے وہاں جماعت
 کی گوشوں سے تعمیر کردہ مسجدوں کی ذکر کیا

"Activities of Ahmady-
 ya Mission are
 spirited. It has
 helped to build
 some twenty five
 mosques, and it
 has an agile
 corps of young
 missionaries
 devoting themselves
 to the spiritual
 and educational
 progress of the land"

(Page 106)

توجہ۔ احمدیوں کی جماعتیں ہی
 سے تقریباً بیس سالوں سے
 کی گئی ہیں اس نے ایسے سرگرم
 نوجوانوں کو تیار کی ہے
 جنہوں نے اپنے آپ کو ملک کی
 مددگار اور تعلیمی ترقی کے لئے
 وقف کر رکھا ہے۔

۶۔ افریقہ کی جماعت احمدیہ کے ایک
 لیڈر کے مندرجہ ذیل الفاظ بھی صحیفہ نے
 کتاب میں دیئے ہیں۔
 اسلام افریقہ کے صحرائی
 علاقوں میں بڑی سرعت سے
 پھیل رہا ہے اس ترقی کو ثابت
 کرنے کے لئے میں اعداد و شمار
 تو پیش نہیں کر سکتا کیونکہ ان کا
 ہونا ناممکن ہے لیکن افریقی
 ماحول سے آپ اس کا بخوبی اندازہ
 کر سکتے ہیں نئی گرام اپنے تبلیغی

مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالین کی سالانہ تقریب و تقسیم انعامات

انعامات محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد خان سے

۱۵۔ مورخہ ۱۵ جنوری بروز جمعہ شام پندرہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب
 صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ دارالین ریلوے کی سالانہ تقریب و تقسیم انعامات
 کے بعد تقریب کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ نوجوانوں میں بیماری کے آثار نظر آ رہے ہیں
 اب ایسے نوجوان جو پہلے مجلس کے کاموں میں دلچسپی نہیں لیتے تھے پڑھ لکھ کر اس میں حصہ لے رہے ہیں۔
 جہاں سے نوجوانوں میں بیماری ترقی کی آفت تھی وہاں سے ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ وہ دن قریب لا رہا
 ہے جب لوگ گروہ دور کردہ اسلام اور احبیت میں داخل ہوں گے اور احمدیت ان دنوں عالم میں پھیل
 ہوئی ہوگی، دنیا کے موجودہ حالات اور نبردگاہ سلسلہ کو دیکھا جائے تو اس بات کی تائید کرتے
 ہیں۔ ہم یہ یقین عاید ہوتا ہے کہ اس وقت کو اور قریب کرنے کے لئے دعاؤں پر زیادہ سے زیادہ
 توجہ دی جائے اور مصلحت کے مبارک ایام سے جو قریب آ رہے ہیں پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ ہم میں سے ہر
 نوجوان کو یہ چاہیے کہ وہ اپنے علم کو بچھڑا کرے اور زیادہ وسیع کرے تاکہ اس دن جب احمدیت ترقی
 کرے گی ہمیں مدد ملی اور اس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔

اس سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خدام الاحمدیہ دارالین کی ڈپٹی سیکریٹری اور
 لائبریری کا مقرر فرمایا۔ یاد رہے کہ اس ڈپٹی سیکریٹری کا افتتاح محترم صاحبزادہ صاحب نے ۱۹ جون
 ۱۹۴۴ء کو فرمایا تھا۔ ڈپٹی سیکریٹری خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی وقت سے خدمت خلیق کا فریضہ نبھانے لگے
 ہیں۔ اس ڈپٹی سیکریٹری سے اب تک چار ہزار ایک صدیاں بچے مرلین فائبر اٹھا چکے ہیں۔ ایک فری ڈپٹی سیکریٹری
 ہے جس کے اخراجات خلیق جات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس
 ڈپٹی سیکریٹری کے لئے ۴۵۰ روپیے بطور عطیہ عنایت فرمائے۔ جنما ۱۸ احسن الجوزہ۔

کچھ عرصہ قبل خدام الاحمدیہ دارالین ریلوے کی سالانہ ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوئے تھے
 جس میں کئی فٹ بال ٹیمیں، بال ٹینس، لمبی چھلانگ، دوڑیں، کلائی پکڑنا اور سائیکل ریس
 شامل تھی۔ علمی مقابلہ جات میں قرآن کریم، احادیث، کتب معارف مسیح و موعود علیہ السلام و سلسلہ اور
 عام معلومات شامل تھیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے امتیاز حاصل کرنے والے خدام جہاں انعامات تقسیم
 فرمائے اس کے علاوہ بہترین خادم، بہترین سائق اور بہترین تنظیم کو بھی انعامات دئے گئے۔
 اس تقریب کے بعد محترم مولانا نسیم مبارک احمد صاحب سابق رئیس ایشیائی مشرقی افریقہ کی
 زیر صدارت بعد نماز مغرب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ تقریب کا دوسرا حصہ فقہ اس جلسہ میں
 تلاوت قرآن کریم منبر احمد صاحب نے کی۔ بعد حکم مولانا دوست محمد صاحب نے سب سے پہلے مجلس ریلوے
 کی روزانہ ترقی پورا تھا رتوشن نو دی فرمایا اور بعد یہ اراں مجلس مقامی کو اس بات پر مبارکباد
 دی کہ مجلس ریلوے خدا کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ بعد آپ نے سورہ العصر کی تفسیر بیان
 کرتے ہوئے بتایا کہ جو وہ زمانہ اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے جس کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں۔
 اس زمانہ میں ہم پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ تبلیغ کرتے چلے جائیں اور کبھی ہمیں اس سے غافل نہ ہوں۔
 اس کے ساتھ بہت سی برکات و نعمتیں ہیں۔ دوسرے مبارک نمونہ دکھائیں۔ ہر تبلیغ کو برواقت کوئی
 لیکن حق کو جبر کے ساتھ بیان کرتے چلے جائیں۔

آپ کے بعد جناب صاحب صدر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج
 چیز نیک نمونہ ہے خدام اور احباب کو چاہئے کہ وہ دنیا کے سامنے اپنا نیک نمونہ پیش کریں کیونکہ نیک
 نمونہ کا جتنا اثر ہوتا ہے اس سے زیادہ کسی چیز کا نہیں ہوتا۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور
 یہ بارگاہ اجتماع ختم ہوا۔

(خلیفہ صباح الدین احمد زعم خدام الاحمدیہ دارالین ریلوے)

حج کے لئے کراچی سورتی

قبل ازین الفضل کے ذریعہ اطلاع عرض
 کی جا چکی ہے کہ لاہور کے ٹکس دوست کرم
 ملک عبدالحمید صاحب صاحب نام نے ہمیں اہلیہ صاحبہ کراچی
 سے ۶ مارچ ۱۹۴۵ء کو حج کے لئے روانہ ہوئے
 ہیں اب کرم صاحب صاحب شریف صاحب نام فاضل لائبریری
 گوہر نواز علی فرمائے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ اور
 کرم ملک صاحب احمد صاحب نام خدام الاحمدیہ کراچی کی
 والدہ محترمہ بھی مذکورہ تاریخ کو کراچی سے حج کے
 لئے روانہ ہو رہی ہیں خاتون کرم سے ان
 سب کی کامیاب مراجعت کے لئے دعا کی
 درخواست ہے

دیگر عزیزین حج بھی اپنے پروگرام سے مطلع
 فرمائیں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ ناصر ہو اور
 سب کو حج کی برکات سے مالا مال کرے۔ بحمد و شفقت
 دالیں لائے۔ آمین۔
 رشتہ دار۔ دیکھل المالح تحریک میدیہ۔ (۲۵)

رمضان المبارک کی عرس عالی

ماہ رمضان المبارک میں جو طالب علم
 رسالہ الفرقان کے حیران کن مضمون کی تیار کر کے
 دست اپنے کسی عزیز جماعت دوست کے نام
 لکھ کر تبلیغی رسالہ دارالین لائیں گے ان سے ہمارے
 ۶ ہفتے سالانہ کے ۵ روپیے سالانہ ختم وصول
 کی جائے گی یہ رعایت صرف طلبہ کے لئے ہے اور
 ان لوگوں کے لئے جو اپنے تبلیغی رسالے دوسرے کے
 نام جا کر لائیں رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ
 اٹھانے کے لئے ہمارے احباب کو اس کا بڑا موقع ہے زیادہ
 حصہ لینا چاہئے۔ (میں شاہد الفرقان ریلوے)

وہاں جیسا کہ احباب کو علم ہے میرے
 دلخواہ دوست۔ بھائی جان محرم ڈاکٹر سید
 صاحب جنوہ اللہ صاحب عرصہ ڈیڑھ سال سے میری رنج
 قلب بیمار ہیں سب بھائیوں بہنوں اور خصوصاً
 صاحبہ حضرت سیدہ موعودہ اور دو دینیان قادیان کی
 خدمت میں درود دل سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک
 کے مبارک ایام میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بھائی جان
 کو صحت کاملہ عافیت عطا فرمائے۔ آمین۔
 سیدہ فرخ خانم بیگم سید بشیر احمد شاہ۔ (ریلوے)